سوال

(450)شب براءت کی شرعی حیثیت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

شب براءت کے متعلق وضاحت کریں کہ اس کی شریعت میں کیا حیثیت ہے، کیا اس دن روزہ رکھنا چاہیے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بعض ناقابل حجت روایات کی بنا پر لیلۃ مبارکہ سے مراد ماہ شعبان کی پندرھویں رات مراد لی گئی ہے۔ جس کا نام لوگوں نے شب براءت رکھا ہے، پھر ستم بالائے ستم یہ ہے کہ جس قدر فضائل و مناقب لیلۃ القدر کے متعلق احادیث میں وارد ہیں ان تمام کو شب براءت کے کھاتے میں ڈال کر اسے خوب رواج دیا گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ماہ شعبان کے متعلق مندرجہ ذیل طرز عمل منقول ہے:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ماہ شعبان میں بکثرت روزے رکھتے دیکھا ہے۔ [صحیح بخاری، الصوم: ۱۹۶۹]

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہ شعبان کے پورے روزے رکھتے حتیٰ کہ اسے ماہ رمضان سے ملادیتے۔ [ابوداؤد، الصوم: ۲۳۳۶]

شعبان کی پندرھویں تاریخ کو صرف ایک روزہ رکھنا جائز نہیں ہے۔ اسی طرح شب براءت کے قیام کی بھی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:448